سوال

کتنی مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سفر کی کتنی مسافت ہو جس کی وجہ سے مسافر نماز قصر ادا کرے گا؟ کیا یہ جائز ہے کہ نماز کو جمع تو کر لیا جائے مگر قصر نہ کی جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض علماء نے قصر کے لیے مسافت کی حد تراسی کلومیٹر بیان کی ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ قصر کے لیے مسافت وہ ہے، جسے عرف عام میں سفر قرار دیا جائے، خواہ وہ اسی کلومیٹر سے بھی کم ہو اور جسے لوگ کہیں کہ یہ سفر نہیں ہے تو وہ سفر نہیں ہے، خواہ وہ ایک سو کلومیٹر ہی کیوں نہ ہو۔

اسی آخری بات کو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اختیار کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جواز قصر کے لیے کسی معین مسافت کو بیان نہیں فرمایا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی مخصوص مسافت کا تعین نہیں فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں :

«كَانَ النَّبِيُ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَوْثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ قصر الصلاة وصَلَّى رَكْعَتَيْنِ» (صحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين، ح : ٦٩١)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت کے لیے سفر فرماتے تو نماز قصر ادا کرتے اور صرف دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

اختلاف عرف کی صورت میں مسافت کے تعین کے متعلق قول پر عمل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بھی بعض ائمہ اور علماء مجتہدین کا قول ہے، لہٰذا اس میں بھی ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں، اور اگر عرف وعادت باقاعدہ طے ہو تو پھر عرف کی طرف رجوع کرنا ہی درست ہے۔ (1)

اب رہا سوال کہ جب قصر جائز ہو تو کیا جمع کرنا بھی جائز ہے؟ ہم عرض کریں گے کہ جمع قصر کے ساتھ مشروط نہیں ہے، جمع کا تعلق ضرورت وحاجت سے ہے۔ انسان کو سفر وحضر میں جب جمع کی ضرورت درپیش ہو تو جمع کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ بارش کی وجہ سے جب مسجد میں جانے میں مشقت اور دشواری محسوس ہوتی ہے تو لوگ نمازوں کو جمع کر کے ادا کر لیتے ہیں، اسی طرح جب موسم سرما میں شدید ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو اور مسجد میں جانے میں مشقت درپیش ہو تو نمازوں کو جمع کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جب مال کے ضائع ہونے یا اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو انسان نماز کو جمع کر کے ادا کر سکتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ :

«جَمَعَ رَسُولُ النبي بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ مِن غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ» (صحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، ح : ٧٠٥)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو کسی خوف یا بارش کے بغیر جمع کیا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ چاہتے تھے کہ ترک جمع کی وجہ سے امت کسی حرج میں بتلا نہ ہوجائے۔ ضابطہ یہی ہے کہ ترک جمع کی وجہ سے جب انسان کسی حرج میں بتلا ہو تو جمع کرنا جائز ہے اور اگر حرج نہ ہو تو پھر جمع کرنا جائز نہیں، سفر میں ترک جمع کی وجہ سے حرج کا اندیشہ ہوتا ہے، لہٰذا مسافر کے لیے جمع کرنا جائز ہے، خواہ اسے سفر کو جاری رکھا ہو یا اس نے اقامت اختیار کرلی ہو، چنانچہ مسافر کے لیے جمع اور مقیم کے لیے ترک جمع افضل ہے۔ اس سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ انسان جب کسی ایسے شہر میں مقیم ہو جس میں جماعت کا اہتمام ہو تو پھر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے، لہٰذا اس صورت میں نہ جمع کرے گا اور نہ قصر۔ اگر جماعت نہ مل سکی ہو تو پھر قصر کرلے اور جمع نہ کرے الا یہ کہ اسے جمع کرنے کی ضرورت ہو۔

---

(1) جب تین فرسخ (پرانے تقریباً ۱۵ میل) کی تحدید حدیث سے ثابت ہے، تو پھر عرف وعادت کی طرف رجوع کرنے کو زیادہ درست قرار دینا کیونکر صحیح ہے؟ اس لیے فاضل مفتی رحمہ اللہ کی یہ رائے مرجوح ہے۔ راجح بات یہی ہے کہ سفر کی مسافت حدیث سے ثابت ہے اور وہ تین فرسخ ہے جو حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری n کی تحقیق کے مطابق ۲۳ کلو میٹر بنتی ہے۔ یہ مسافت اپنے شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد شمار ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 316